31862

محترم جناب مفتی صاحب، دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا

عنوان:- درخواست برائے اجراء فتویٰ

سائل حسب ذیل گزارشات پیش کرتا ہے۔

نمبر1:- یہ کہ میری بڑی بہن بعمر 45 سال جو 5 بچوں کی ماں ہے نے عرصہ 20 سال اپنے شوہر کے ساتھ ازدواجی زندگی گزاری۔ تاہم مئی سن دو ہزار بیس (01-05-2020) کو اُس کے شوہر نے اُسے تین طلاق تحریری طور پر دے کر علیحدہ کر دیا۔

نمبر2:- یہ کہ میری بہن نے عدت کی مدت پوری ہونے کے بعد عقد ثانی کر لیا اور دوسرے خاوند کے حقوق زوجیت ادا کیے۔ بعد ازاں اِس کے دوسرے خاوند نے بھی اُسے طلاق دے دی۔

نمبر3:- یہ کہ دوسرے خاوند سے طلاق ہونے کے بعد میری بہن نے عدت کی مدت پوری ہونے کے بعد (جو کہ مکمل ہو چکی ہے)۔ اپنے پہلے خاوند (جس نے تین طلاق دی تھی) سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

آپ سے التماس ہے کہ اِس سلسلے میں احکام شریعہ کی رو سے فتویٰ جاری فرمایا جاوے کہ وہ اپنا گھر یعنی پہلے خاوند سے نکاح کرنے کا حق رکھتی ہے یا کہ نہیں۔ نیز یہ بھی رہنمائی فرمائی جائے کہ اِس سطح پر (نکاح کرنے کی صورت میں) اسے ولی یعنی سرپرست کی پابندی کرنا ضروری ہے یا کہ وہ اپنا فیصلہ کرنے میں آزاد ہے۔ جبکہ والد تقریباً 9 سال قبل فوت ہو چکے ہیں اور ایک حقیقی والدہ اور ~~[illegible]~~ ~~[illegible]~~ دو بھائی گھر کے کفیل ہیں۔

العــــــــــارض

محمد عثمان ولد فضل الرحمن (مرحوم) ساکن چک نمبر 9/R تحصیل خانیوال (ولی/بھائی حقیقی)
شناختی کارڈ نمبر 36103-6081176-9
محمد عثمان

و

سعید الرحمن ولد فتح محمد ساکن بالمقابل نجاب ویونین کبیروالا (بطور سرپرست)/ ولی
شناختی کارڈ نمبر 36102-8095822-9
[signature]

السائل
محمد عثمان، چک نمبر 9/R خانیوال
0300-7605948

(جواب دوسری طرف ہے۔)

Scanned with CamScanner

الجواب حامداً ومصلیاً

شوہر ثانی سے طلاق اور تکمیل عدت کے بعد [redacted] صاحب اولاد خاتون شوہر اول سے نکاح کرسکتی ہے، مستقبل کے فیصلوں میں خود مختار ہے، تاہم بھائی یا دیگر خاندانی سربراہ سے مشورہ لینا شریف زادیوں کیلئے لائق ہے۔

ملحوظہ: سربراہان کنبہ بھی بلاوجہ اس نکاح میں حائل نہ ہوں۔

وفی القرآن المجید

فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (البقرہ ۲۳۰)

وفی المسلم ۲/۴۷۰

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

الثیب احق بنفسھا من ولیھا۔ والبکر تستأمر واذنھا سکوتھا۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانوالی

از دارالافتاء دارالعلوم کبیروالا

۷/۶/۱۴۴۲ھ بمطابق ۲۱ جنوری ۲۰۲۱ء

الجواب صحیح

دارالافتاء کبیروالا

۷/۶/۱۴۴۲ھ